# انتخاب

## کوڑی کے سب جہاں میں نقش و نگین ہیں
## کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں

حضرت بجے کہ لاڈوں میاں نظیر مرحوم بھی ہم تم سا ایسے بہت پیسے کے نہیں تھے۔ اس زمانہ سے اس زمانہ کے دس بارہ برس پہلے تک۔ دہلی۔ آگرہ کے پیسے والے کا بھی جو چاٹ بیچنے والے تھے پچھوا ہوا الٹا چھیل کر اس کی ایک ایک پھانک نمک۔ مرچ لگا کر بچوں کے ہاتھ کوڑی کوڑی بیچا کرتے تھے۔ اور آواز یہ لگاتے تھے۔ کہ ایک کوڑی میں سا تین مزے۔ بیچے کہ چٹخارہ چٹیا۔ چرچرا۔ مگر اب جب سے کوڑیاں سستی ہو گئیں۔ کوئی کا بھی بکنے کی پہاڑ اب نہیں بکتا۔ جناب من اب نہ وہ تین مزے۔ نہ وہ مزے ہی رہے۔ اب تو گارڈن پارٹی۔ اور ٹی پارٹی وغیرہ کے مزوں نے سارے اگلے مزوں پر سوڈے لیمنیڈ کا پانی پھیر رکھا ہے۔ آجکل کے مہذب امیر۔ جنٹل مینوں کو کچالو کی چاٹ سے تو متلی ہے اور سونٹھ یا املی کا پانی پینے ہی سے نفرت ہے۔ ان کی تہذیب اُن کو اجازت نہیں دیتی۔ کہ پیسہ بدتہذیبی سے ضائع کیا جائے۔ سب جانتے ہیں کہ امیر دنیا دار کسی اصل یا نا نسبی ہوتے ہیں خوش نصیب ہیں۔ کہ بجائے کوڑی پیسہ خرچ کے سینکڑوں مدارت [illegible] ہیں۔ ان خوش نصیبوں کو ہیں ایک غریب بدنصیب [illegible] بدل۔ دانے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے فائدہ ہی فائدہ ہو کہا جاتا ہے۔ یا ہر جس شہر میں چلے جائیں۔ وہاں کے لوگ بغیر جانے پہچانے استقبالی رنگ جما لے کر اُن کی گاڑی۔ بگھی تک بیلوں کی طرح کھینچنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ ان کی آؤ بھگت۔ تواضع۔ تعظیم و تکریم۔ ادب ادب کرتے ہیں۔ پلنگ۔ پسری۔ [illegible]۔ کھانا۔ پینا۔ سودا سلف [illegible] مسہری۔ [illegible] پیش کر کے آپ پاؤں دبانے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس پر بھی خواہ کیسا ہی نقصان یا اندیشہ شماتت ہمسایہ ہو مگر

انگریزی نے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ سچ ہے زمانہ میں روپیہ کی عزت ہے اور جس کے پاس روپیہ ہو۔ وہی سرِ زمانہ جانا جاتا ہے۔ اس کے عیش و عشرت میں زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ نہ پیشگری۔ اور زمانہ بھی خوش خیلوں سے جو کہا جاتا ہے ۔

## سارے تالاب کے سوتوں کو جگایا ہم نے

حضرت آپ نے سنا ہی ہوگا۔ کہ شادی بیاہ اور سہاگ کے دیوتا بھی ہیں کرتے ہیں۔ اور یہ بڑے کام کے ہوتے ہیں۔ یہ وہ دیوتاؤں کا سونا جاگنا۔ بھی کچھ ہنسی کھیل نہیں۔ ذرا کی ذرا بھی لی۔ اور پاؤں پھیلائے۔ یہ سوئیں تو مہینوں برسوں سوئیں۔ اور جاگیں تو پھر سونے کا نام ہی نہ لیں۔ پچھلے سال جو بے روزگار ہے تا دستوں کا دم نکلا سالی نے کچھ تیز [illegible] بہت گھوٹا۔ تو کوڑی ان کی ایسی بیاہ کی [illegible] تھی۔ کہ سب دیو دیوتاؤں کی نیند اُچاٹ ہو گئی اور وہ ہر ایک مجرد عورت مرد کا سر کانوں کے بیچ میں کرنے کھڑے ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ امسال بیاہ شادی کی وہ شدت سے فقرو فاقہ ہوئی کہ [illegible] نام ساہنین کا۔ ایام غم میں بھی سوم کے بعد چہلم سے پہلے ہی ہندو مسلمانوں میں ایسی شادیوں کی چہل پہل ہوئی۔ کہ کبھی نہ ہوئی تھی شریف امت کا تو خیر اتفاقی فعل تھا۔ کمینی سفلیوں نے بھی طوفان مچایا۔ کہ آج ہر تو ہر پھر بھی [illegible] جلا ہے۔ کولی۔ چمار۔ کہار۔ کنجڑے۔ لنگوٹی بند سارا [illegible] اور دو ہزار سو اپنا شامیانہ تقل تان بیٹھے۔ ان کولی جولاہوں کے تانا نہ ری نے اہل دول نخری تقیش کریلوں کا بھی تانا بانا کر دیا۔ ایسی چار چو دس [illegible] بچا رکھی ہے۔ کہ ہر ایک ہو آئی سے پہلے ہی لنگوٹی کھول سہاگ کھیلنے لگا۔ یہ لوگ مفلس دکھیں نہ ذوالعلاد۔ مجرد دکھیں نہ عیالدار عمر دکھیں نہ روزگار۔ گھر چوڑا کر جگر [illegible] بیٹنے سے کام۔ بدتہذیب۔ مہذب جنٹل مینوں کی کچھ نہ پوچھئے۔ بقول صوفیہ کرام خلوت در انجمن سے بھی نہیں چوکتے۔ کیونکہ [illegible] کوئی دم نہیں مار سکتا۔ گھڑی دو گھڑی کو جانبین کے قلوب تازہ ہو گئے اور ساری رات سکھ نیند سوئے۔ مگر ایسے جنٹل مینوں کی مہذب جورو راتوں کو چھپیا دکھلی میں مردے کے روتی [illegible] ہے بیچاری کو [illegible] نہ لگے۔ [illegible] بیاہ کے ڈالنے [illegible] میں۔ سو میں ایک اگر دلی کے سہاگوں [illegible] کی مثل میں حصہ گیر ہوئی۔ تو وہ سدا سہاگن سہاگوں کہلائے [illegible] قدم پس پشت ڈال دینے کے قابل ہے۔ غریب ہمیشہ پامال

# یاران ہم قالب

## قومی خیال

مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں
جنگ و جدل کی ہیں کالی راتیں صلح کی اجلی شام نہیں
حسد کا ہر آغاز برا ہے۔ بغض کا نیک انجام نہیں
یہی سبب ہے انسان کو۔ اس جگ میں جو آرام نہیں
کیا سودا ہاتھ آئے گا اس کو۔ گانٹھ میں جس کے دام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

مسجد میں جب آ کے دیکھا۔ وہاں بھی لڑائی ہوتی ہے
واعظوں میں جب پہونچے پایا ہاتھا پائی ہوتی ہے
قاریوں میں بھی بغض و حسد کی جلوہ نمائی ہوتی ہے
اس کی مذمت ہوتی ہے۔ اور اس کی برائی ہوتی ہے
حافظ آیۂ حسد ہے رٹتا۔ قرآن سے کچھ کام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

مندر میں بھی پوجاریوں سے لین دین کا جھگڑا ہے
دنگا مشتی جھگڑا جھٹی۔ مار پیٹ کا چرچا ہے
اس کو روگ عداوت کا ہے۔ اس کو حسد کا سودا ہے
ایک کا ایک ہے جانی دشمن۔ چال چلن سب الٹا ہے
مے نفاق کے ہیں متوالے۔ پیتے صلح کا جام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

خانقاہ کا ذکر کروں کیا۔ واں بھی حجت رہتی ہے
مجاوروں کی بات بات پر اڑی طبیعت رہتی ہے
شور اور غوغا دار و گیر کی۔ باہم نوبت رہتی ہے
جھگڑا۔ فساد۔ فتنہ۔ شر کی۔ اکثر صورت رہتی ہے
آمدنی کی بانٹ کی خاطر کب گالی دشنام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں
ہوا جو جا کسی عرس میں واقف بھی دیکھی کب ...

کوئی ہے جب بین کے خندان۔ کوئی برہنہ اور بیکل
یہ کہتا ہے۔ ہے وہ کمینہ۔ وہ کہتا ہے یہ ہے ارذل
چراغ صلح کا نور نہیں ہے جلتی حسد کی ہے مشعل
کوئی فقیر ہے پیاسا بیٹھا۔ لا کسی کو طعام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

پراگ میں جو نہانے آئے۔ وہاں بھی ہے دھکم دھکا
کوئی کھڑا یاں روتا ہے۔ اور کوئی وہاں بکتا
کوئی جواری پو بارہ ہے۔ کسی کا چھوٹا ہے چھکا
غرض نہیں بچا ہے کوئی۔ مطلب پر ہے سب یکتا
حسد نے ہے مطلبی بنایا۔ تیرتھ۔ دھرم کا کام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

مدرسہ جو کیا سو گئے مے خانہ۔ وہاں بھی دیکھا شور و شر
کسی سے کوئی الجھا داں ہے۔ کسی سے پٹتا کوئی ادھر
کہیں ہے پینے کا جھگڑا۔ کہیں ہے جام اور ساغر
کسی نے خم پر ڈھیلے پھینکے۔ کسی نے مارے ...
پیر مغاں کے در کی۔ اب توقیر نہیں اکرام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

موچیوں میں جب آ کر دیکھا۔ بڑا لگا دان ہے علاوت
پھیلا پھیلا ہے بغض و حسد کا۔ رہ رہا نہیں محبت
اس کے جوتے کو ہے وہ کہتا۔ نہیں ہے یہ اس قیمت کا
دام تمہارے گانٹھ کا شاید۔ نہیں تمہاری قسمت کا
کوئی ہے کہتا چام ہے کچا۔ اس میں استحکام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

جب دیکھا پنساریوں کو وہ آپس ہی میں لڑتے ہیں
جب بکتا ہے ایک۔ تو اس کے پیچھے سیکڑوں پڑتے ہیں
بات بات پر غصہ کر کے۔ ناحق اس سے جھگڑتے ہیں
خریدار کے بہکانے کو دوکان پر آ کر اڑتے ہیں
کہتے ہیں خریدنا ہوا ہے۔ اچھا یہ بادام نہیں
مرض ہے پھیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں
بات ... جو خود کیا تو اسی بات کا کہنا ہے

ہنسی چہچے چھاڑے ہر دم۔ جنگ و جدل کا لہنا ہے
عورت کیا ہر مرد ہی پہنے۔ بغض و حسد کا گہنا ہے
اسی سبب اس قوم کی خاطر ظلم ہسنا و لہو سہنا ہے
جلا ہوں کو کر کہہ جہان میں چین نہیں ۔ آرام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

دیکھا دین والوں کو۔ ہے جھگڑا منبر منبر پر
جنگ جدل کے واسطے۔ اکثر رہتا ہے فتنہ اور شر
کسی کے کہیت میں گھس آیا۔ کسی سے جوتا ہے بڑہ کر
اگر جہاں عداوت نے دکھلایا ہے اپنا جوہر
لوطی محبت ہے اب پہ بہی۔ کاشت کا اس پہ کام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

شریفوں میں تو تو میں میں۔ تو رذیلوں میں تیرا میرا
کہاں نہیں ہے اس کا دورہ۔ کہاں نہیں اسکی پہیلا
وہاں اگر اس کو ہے روا باہ۔ یہاں بہی ہے اسکو گہیرا
مکان دل میں ہر اک کے اس بغض نے ڈالا ہے ڈیرا
لوطی دشمن غلام کی ہے۔ وہ بہی اس سے غلام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

بہت سے بیٹوں کو دیکہا۔ جو باپ کے ہیں جانی دشمن
باپ کو بہی ایسے دیکہا۔ جو لخت جگر سے ہے بدظن
بہائی حقیقی بہی ہے کر تا بہائی سے اپنے کرد فن
دختر نیک اختر سے اپنی۔ آج نہیں مادر ایمن
ان کے بغض و حسد کے باعث۔ دونوں کو آرام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا۔ میل ملاپ کا نام نہیں

جب اشرار میں جا پہونچے ہم۔ وہاں بہی ہے بغض و کینہ
غبار کینے سے ہے میلا۔ صاف نہیں ہرگز سینہ
اسی زنگ سے ہے آلودہ۔ اکثر دل کا آئینہ
مجہے ان کو ہاتھ آئے گا۔ بام عروج کا ابتر زینہ
نہیں ہے کس دم کاٹ چھانٹ۔ اور کب چلتی صمصام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

کہاں تک اے عباس بیان میں بغض و عداوت کا کہیلا
خیال طولانی ہو گا میں۔ اور اگر تہوڑا لکہوں
سننے والا کوئی نہیں ہے۔ تنہا کر میں اچہا لکہوں
تہاتا ہوں میں اپنا قلم اب آگے اس کے کیا لکہوں
زبان اپنی روکتا ہوں۔ اب مجہ کو تاب کلام نہیں
مرض ہے پہیلا بغض و حسد کا میل ملاپ کا نام نہیں

راقم عباس۔ از بمبئی

## رنڈی بازی جو کرتے ہیں بدخو ہ ہم درین عالم ست و در نار
## جو کرتے ہیں انپہ جان نثار ہ وقنا ربنا عذاب النار

## رنڈی بازی وبال جان ہے دوست
## دل ترا پردۂ محبت او ست ہ

یاروں کے یار۔ سرداروں کے سردار۔ موذی مار۔ دشمن پچہاڑ۔ نامہ نگاروں کے غمخوار حسینوں کے گلے کا ہار۔ پیارے پیچ بہا در خوش رہو سلام علیک۔ مزاج مخنث۔ اے توبہ مزاج مونث۔ استغفر اللہ بہائی مزاج کسافت لاحول ولا قوۃ الا باللہ جناب۔ مزاج اقدس۔ شکر ہے الحمد للہ۔ آپ کا مزاج مقدس۔ جزاک اللہ نے الدارین خیرا۔ رحمکم اللہ مہربان یہ تو فرمایئے۔ آپ اتنے عرصہ سے کون سے سیر و تماشے میں مصروف تہے۔ اور کسی حسین مہ جبین کے مکان کے درمیان کے بیچوں بیچ کے گشت و گرد آوری میں مشغول تہے۔ حضرت کچہ نہ پوچہیئے۔ قبلہ کچہ تو ارشاد فرمایئے معفو رعالی آپ کے سر مبارک پر کہر پانہ جالی۔ بنیٹے ہاتہ رہو نہ کالا منہ دہوا سے تم سے پالا۔ گاتے بجاتے رہو صد آلا۔ اینجانب نظیر جان۔ بے نظیر۔ پنا جان۔ گوہر جان۔ علیمن جان۔ پیارے جان۔ زہرہ جان لڈن جان کے مکان شریف کے اندر ہی اندر گرد شریف کے ایک گوشۂ مبارک میں آرام فرما رہے تہے۔

سنئے حضرت! اینجانب کا ایسے صاف و شفاف پاک اور مبارک مقام سے علیحدہ ہونے کو قطعی جی نہیں چاہتا تہا۔ مگر کیا کریں جناب کی کمبخت یاد بے بنیاد۔ ناشاد و نامراد نے ایسی تفریح کی جگہ بہی چین اور آرام سے ایکدم بیٹہنے نہیں دیا۔ آخر کار جو اٹہی تو فوراً سے قبل ان حسینوں کے سر خر لیف پر ہاتہ قدم مبارک رکہکر خدمت بابرکت

مین بہ لحاظ شرکت معہ تحفہ اور تماشہ مرفہ۔ ڈھول۔ ڈھماکا۔ نوبت نقارہ نشان وماہی مراتب حاضر ہوتے ہیں۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ذرا اشارہ پاؤں۔ تو تذکرہ معشوقان کہہ سناؤں۔ بسم اللہ سے

کروں کیا ذکر میں ان کا نہیں منہ میں زباں میری

خیر لو سناہی دوں۔ تم بھی کیا یاد کروگے۔

(نظیر جان) مرا نام مشہور ہے جو نظیر ٭ مرے سامنے کیا ہے بدر منیر

شہرہ ہے دو جہاں میں مرے ناز حسن کا

سچ ہے بی بی سچ۔ ناک نہ ہوتی تب کٹتی کہلاتیں۔ ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا

(بے نظیر) میں لاکھوں کروڑوں ہزاروں میں ایک۔

محبت میں یکتا۔ مروت میں نیک

حسینوں میں ہوئی ایسی۔ کہ یکتائے زمانہ ہوں

بی بی کیا کہوں مقدر اچھا ہے۔ ورنہ اگر ہوتا اور کچہری گئی۔ اور بیٹھوں کی صحبت ٭ (بنا جان) کبھی سر پہ کبھی سینہ کبھی پہلو میں رہتی ہوں

غرض یہ ہے ہر اک انداز سے دل چھین لیتی ہوں

حسینوں نے کئے کانوں میں انگشت عاشق میں

بجا ہے۔ درست ہے۔ بی بی دور کے ڈھول سہاونے نظر آتے ہیں

خدا گنجے کو ناخن نہ دے ٭

(گوہر جان) امیروں اور رئیسوں اور شہنشاہوں میں رہتی ہوں

حسینوں کے گلے کا ہار اور چمپا کلی میں ہوں

قیامت ہے نگہ میری کہ قتل عام کرتی ہے ٭ مجھے جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

مرا سن کرکے گانا لطف پر انسان کو آتا ہے

ڈھول نہ ہو۔ کسر شان نہیں ہے۔ خیر کر چلو۔ خوش رہو گی۔ بی بی ہمارا بھی خیال رہے ٭ (بی علیمن جان)

جسے میں چاہتی ہوں اس کو دل سے پیار کرتی ہوں

تصدق جان و مال اپنا۔ فدا گھر بار کرتی ہوں

جو دل قابو میں ہو اپنا تو رسوائے جہاں کیوں ہوں

اپنے ننھے ننھے یتیم بچوں پر رحم کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ بی بی۔ ناک کی تو کٹ گئی [illegible]

(پیاری جان) ہر اک نوجوان مجھ پہ مرتا ہے کیوں نہ ہو مجھے پیار کرتا ہے کیوں

حسینوں میں اگر ہوں تو حسیناں جہاں میں [illegible]

بی بی چپ رہو چسکا گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں۔ اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا ٭

(زہرہ جان) زمین پر تو میں رہتی ہوں فلک پر ہے دماغ اپنا

ہر ایک عاشق پہ مرتی ہوں۔ اسی کا داغ ہے سینہ کو

محبت کا مزا ہو۔ دل کو رو دوں۔ یا جگر کو پیٹوں ٭

مرے قابو سے یہ دونوں کے دونوں نکلے جاتے ہیں

اتنا رنج نہ کرو ہم بتائیں بی بی۔ انجانب موجود ہیں۔

(لڈن جان) نہ چھوڑا اچھا بنے والوں کے گھر کچھ تک باقی

صفائی نام ہے اس کا صفائی اس کو کہتے ہیں

جو تجھ کو پیار کرتا ہے۔ فدا سو جان سے ہوتی ہوں

اپنی ہستی بھول گئی ہو۔ سیٹھو بی بی۔ ع خاکساران جہاں را بحقارت منگر

(رنڈی باز) پہلے تھے اونی میاں۔ سو اب وہ مردانہ ہو گئے

باپ نہ مارا پدی ہے بیٹا تیر انداز

گھر میں نہیں دانے اماں چلیں بھنوانے۔

(صاحبزادہ) میں آج وہ جل کر ثانی نہیں مرا کوئی

کرے گا کیا کوئی یا وہ برابری میری

بے شک جناب سچ فرماتے ہیں۔ انجانب بھی آپ کی تعریف میں چند شعر تحفہ پیش نظر کیا چاہتے ہیں وہ حضرت فرمائیے۔ قبلہ سنئے ٭

## غزل

تم قصائی ہو نہ کنجڑے اور نہ مخدومیں ہو ٭ لیکن اس بت کی سرا کے خاص بھٹیاریں ہو [illegible]

کوئی میں ہو نہ بنی ہو نہ تم اندیں ہو ٭ بنگلہ والوں کے لقمن دار دیں ہو [illegible]

جوتیاں کھاتے ہو لیکن انہیں کرتے ہو تم ٭ اس بت کافر کے تم بھی ناز بردار میں ہو [illegible]

زندگی کا لطف بھی تم جوتیاں کھانا نہیں ہے ٭ صاحب مزاج خود روادار ہیں [illegible]

خوب رسوائی ہوئی۔ عاشق کسی کے عشق میں [illegible]

عام شہر ستار رہی تم اس کے خریداروں میں ہو

آپ سچ فرماتے ہیں

[illegible]

(نوٹ) واہ حضرت کیا بات ہے آپ کی سا آپ نے تو گویا پانچ کے مرتبان میں حسینوں کا اچار ڈال دیا ٭ ([illegible])